الامام حافظ محمد عبداللہ غازی پوریؒ

محمد اشرف جاوید

جامعہ سلفیہ۔ انچارج لائبریری فیصل آباد

۶ اکتوبر ۱۹۹۵ء شمارہ نمبر۷ ۳ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور نظر سے گذرا جس میں حضرت العلام امام حافظ محمد عبداللہ غازی پوریؒ پر ایک مضمون تھا جسے ٹوبہ ٹیک سنگھ سے شہریار خان نے تحریر کیا۔ مضمون معلوماتی تھا ایسے مضامین اہلحدیث پرچوں میں آنے ہی چاہییں جس سے نئی نسل اپنے اسلاف کے علمی کارناموں سے باخبر ہو سکے ویسے تو پاک و ہند میں جماعت اہلحدیث کا ایک مثالی کردار ہے۔ یہاں تفصیل کا موقعہ نہیں میں اس بات کی طرف آپ حضرات کی توجہ دلانا چاہتا ہوں مضمون لکھتے وقت حوالہ بھی دے دیا کریں تاکہ اصل مضمون نگار کا تعارف بھی ہو جائے اور مضمون کی وقعت بھی رہے۔

شہریار خان صاحب نے مضمون تو من و عن نقل کیا حوالہ تک نہ دیا اصل ماخذ کیا ہے؟ اصل صورت حال یہ ہے کہ یہ پورے کا پورا مضمون جماعت اہل حدیث کے نامور مورخ حضرت مولانا امام خاں نوشہروی کا ہے جو حضرت مولانا حافظ عبداللہ کی کتاب منطق جو فاروقی کتب خانہ لاہور سے طبع ہوئی اس کے شروع میں لگا ہوا ہے۔ (اصل نقل ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر) مواد وہاں سے حاصل کیا مگر دیانتداری کا عالم کہ نشاندہی تک نہ کی۔

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

افسوس کہ بعض اہم مباحث کو بھی حذف کر دیا جو مضمون کی اصل جان تھے ان میں سے ایک واقعہ اسی مضمون کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ترک تقلید اور اختیار سنت کیلئے ان مکاشفات کے بعد آپ حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے درس میں شامل ہوئے جہاں سے تفسیر و حدیث کی تکمیل کے بعد اسی مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور کے مدرس اعلیٰ کے رتبہ پر فائز ہوئے چشمہ رحمت آپ کے مدرس اعلیٰ ہونے سے وہ سرچشمہ بن گیا صدہا کوس سے طلبہ اپنی تشنگی علم بجھانے

کیلئے پہنچے یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں دیوبند اور فرنگی محل (لکھنؤ) صرف دو درسگاہیں مشہور تھیں مگر چشمہ رحمت غازی پور کی آبیاری بھی کم مفید نہ تھی۔

اسی زمانہ میں لکھنؤ میں صاحب مسند اعلیٰ مولانا ابو الحسنات عبدالحی مرحوم کا فیضان جاری ہے ادھر غازی پور میں حافظ صاحب کا چشمہ رحمت ابل رہا ہے علم کے پیاسوں کے لئے کیسے اچھے مواقع تھے۔ اس جگہ وہ لطیفہ بیان کرنا بے محل نہ ہوگا جو مولانا عبدالحیٔ مرحوم اور صاحب ممدوح کے درمیان در بارۂ رفع الیدین ہوا اور جو سند جناب مولانا سید سلیمان ندوی سے منقول ہے فرماتے ہیں۔

میرے برادر معظم حافظ صاحب کے تلامذہ میں ہیں ان کا بیان ہے کہ فاضل لکھنوی مولانا عبدالحیٔ صاحب فرنگی محلی نے ایک بار جناب حافظ صاحب سے پوچھا کہ آپ نے رفع الیدین عند الرکوع و عند رفع الراس من الرکوع کیوں اختیار کیا؟

جناب حافظ صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا مولانا آپ بھی پوچھتے ہیں۔ یہ سن کر مولانا عبدالحیٔ صاحب بالکل خاموش ہوگئے۔

یہ واقعہ نقل نہیں کیا گیا تھا اس میں یہ اخبار اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ میں ہے۔ اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمارے اسلاف نے کس قدر سنت سے محبت اختیار کی۔

اسی طرح کا دوسرا واقعہ جو حضرت مولانا محمد یوسف انور صاحب فیصل آباد (سیکرٹری مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب) نے ایک موقعہ پر جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی ایک تقریب باسعید میں اپنے اسلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا۔ ہمارے اسلاف علم و عمل کا ایک پہاڑ تھے ان کو دیکھ کر لوگوں نے اپنی عملی زندگیاں تبدیل کیں۔ انہوں نے حضرت شیخ مولانا داؤد غزنوی" کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مولانا (لائل پور) فیصل آباد تشریف لائے۔ اچانک ان کی زبان سے کسی انسان کا شکوہ شروع ہوگیا جسے آپ غیبت کہتے ہیں۔ مولانا نے فوراً اپنی زبان کو روک لیا اور آب دیدہ ہوگئے، چھم چھم آنسو بہنے لگے اور فرمانے لگے میں حضرت مولانا الامام حافظ عبداللہ غازی پور" کی مجلس میں دو سال رہا ہوں۔ انہوں نے کبھی کسی کی غیبت تک نہ کی۔ یہ بات ۹۴۔۱۹۹۳ء کی ہے۔"

باقی صد ۲۹ پر